

حضرت عائشہؓ کابچنے میں نکاح

حضرت ابوبکرؓ کا جذبہ عشق تھا

از:- شمیر الدین قاسمی، مانجیسٹر، انگلینڈ

یہاں معاملہ حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اس لئے کوئی غلطی ہوئی ہو تو معافی چاہتا ہوں

حضرت اماں عائشہؓ کی شادی ۶ سال کی عمر میں ہوئی ہے، اور ۹ سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اس پر لوگوں کا اعتراض ہے اس کے لئے اس مضمون میں 11 مصلحتوں کو ذکر کیا جا رہا ہے، اور اس کو ثابت کرنے کے لئے 15 حدیثیں پیش کی جا رہی ہیں

ادارہ

اماں حضرت عائشہؓ کی شادی ۶ سال میں ہوئی،

اور رخصتی ۹ سال میں ہوئی، اس پر لوگ بلاوجہ اعتراض کرتے ہیں

آج کل بہت اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ سال کی عمر میں کیوں کرایا، اور نو سال میں رخصی کیوں کرا دی

اور اس سے بڑا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی عمر اس وقت ۵۴ سال کی تھی، تو ایک چھوٹی سی بچی کو ایک عمر دراز آدمی کے حوالے کیسے کیا، کیا یہ بچی پر ظلم نہیں ہے؟

اور نعوذ باللہ اس سے یہ ثابت کرتے ہیں ہے کہ حضور عیاش تھے

اس پورے مضمون میں احادیث سے ثابت کیا جائے گا کہ یہ نکاح کیوں ہوا، اور یہ بھی ثابت کیا جائے گا کہ حضور ﷺ نعوذ باللہ ہرگز ہرگز عیاش نہیں تھے، بلکہ 11 بڑی بڑی مصلحتوں کی وجہ سے یہ نکاح ہوا ہے

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا میں اتنے بڑے سچے عاشق کوئی اور نہیں گزرے ہیں جتنا حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے، انہوں نے ہر چیز حضور ﷺ پر قربان کر دی، اور آخر اپنی چھوٹی سی بچی کا بھی نذرانہ پیش کر دیا، یہ بات کہنا بہت آسان ہے لیکن کر گزرنا بہت مشکل ہے میرا خیال ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ حدیث سنی ہوگی کہ آخرت میں کوئی نسب، یا کوئی رشتہ کام نہیں آئے گا، لیکن حضورؐ کا رشتہ کام آئے گا، اب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ میں تو حضور کے رشتہ میں کوئی نہیں ہوں، میں انکے قریبی خاندان کا بھی نہیں ہوں تو قیامت میں میرا کیا ہوگا،، اب دیکھا کہ ایک ہی راستہ ہے کہ میں اپنی بچی کو حضور کے نکاح میں دے دوں، اور کل قیامت میں حضورؐ کا خسر بن جاؤں، یہ ایک بہترین طریقہ ہے جس سے میں حضور کے رشتہ میں داخل ہو جاؤں گا

جب حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حضرت عائشہؓ کے بارے میں نکاح کا پیغام دیا تو یہ خبر سنتے ہی وہ مچل پڑے کہ حضور کی خدمت کا یہ بہت اچھا موقع ہے، اور آپ کی رشتہ داری میں شامل ہونے کا یہ اچھا موقع ہے بس اس سوچ کے آتے ہی انہوں نے دیر نہیں کی، یہ عشق اتنا تیز ہوا کہ ہجرت سے دو سال پہلے ہی نکاح کر دیا، اور جلد سے جلد حضور کے رشتے میں شامل ہو گئے اس لئے یہ کہا جائے گا کہ یہ صرف نکاح نہیں تھا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کے ذوق جنوں کی تکمیل تھی، ایک باپ کو ہی یہ جنون تیار ہو، اور بہت ہی اچھا جنون ہو [تو ہم جیسے بے عشقوں کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ نے یہ حدیث صہری سنی ہوگی

حضرت ابوبکرؓ نے یہ حدیث سنی ہوگی کہ قیامت میں حضور کا رشتہ کام آئے گا۔

حدیث یہ ہے

1۔۔۔ ولكن رسول الله قال ... و ان الانساب يوم القيامة تنقطع غير نسبي و

نسبی و صہری۔ (مسند احمد، حدیث المسور بن مخرمة الزہری، جلد ۳۱، ص ۲۰۷، نمبر ۱۸۹۰)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے نسب کے ساتھ جن کا تعلق ہے، یا میری رشتہ جن کے ساتھ ہو، یا میرے ساتھ دامادگی کا رشتہ ہے، وہ

کام آئے گا

جیسے ہی یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کے زبان مبارک سے سنی تو دیکھا کہ حضورؐ کے نسب کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابوبکر قریش کے تو تھے لیکن دور کے نسب کے تھے، تو انہوں نے فوراً یہ سوچا کہ میں ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق قائم کر لوں، اور صہر، یعنی دامادگی کا رشتہ قائم کر لوں، اور اس کی ایک صورت ہے کہ میں اپنی بیٹی کا ہے چھوٹی ہی صحیح حضور ﷺ کے نکاح میں دے دوں، اور میں حضور ﷺ کا خسر بن جاؤں، اور رشتہ دار بن جاؤں، تاکہ یہ رشتہ داری مجھے قیامت میں کام آئے

یہ سوچ کے آتے ہی حضرت ابوبکرؓ نے ایک دن کی بھی تاخیر نہیں کی، اور فوراً اپنی بیٹی کا نکاح حضور ﷺ سے کر دیا

یہ ہے حضرت ابوبکرؓ کے رشتہ داری کا وہ شوق جس کی وجہ سے اس ننی منی بچی کی کا نکاح ہوا ہے

ع

دو عالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ نے شوق میں نکاح کیا، جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں وہ بالکل غلط خیال کرتے ہیں

۳۔ یہ نکاح تو خود اللہ نے کروایا ہے تو بندے کو اعتراض کا کیا حق ہے

حضور ﷺ تو بالکل نہیں چاہتے تھے کہ ابھی اس بچی سے نکاح ہو لیکن دو مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام لیکر آئے کہ حضرت عائشہ آپ کی بیوی ہیں، ان کے والدین راضی ہو جائے تو بچنے کی وجہ سے انکار نہیں کیجئے گا، اشارے اشارے میں ہاں کر دیجئے گا، اس میں بہت ساری مصلحتیں چھپی ہوئی ہیں، جو صرف اللہ جانتے ہیں

جب خدا ہی بار بار نکاح کرنے کا حکم دیں تو بتائے کہ حضور ﷺ کس طرح انکار کرتے۔ اس حکم خداوندی کے باوجود کوئی اعتراض کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول کے راز و نیاز سے واقف نہیں ہے

اس حدیث میں ہے کہ دو بار اشارہ کیا گیا کہ آپ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے ہوگا

2۔۔۔ عن عائشةؓ ان النبی ﷺ قال لها أریتک فی المنام مرتین اری أنک

فی سرقة من حریر و یقول هذه امرأتک فأکشف فاذا هی أنت فأقول ، ان

یک هذا من عند الله یمضه۔ (بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی

ﷺ عائشہؓ وقد ومها المدينة و بناه بها، ص ۶۵۵، نمبر ۳۸۹۵)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے دو مرتبہ خواب میں تم کو

دکھلایا گیا، میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ریشم کے ایک ٹکڑے میں ہو، اور یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ

تمہاری بیوی ہوگی، جب میں نے اس کو کھولا تو وہ، تم ہی تھی، تو میں نے دل میں کہا اگر یہ بات اللہ کی جانب سے مقدر ہے تو ہو کر رہے گی۔

یہ یاد رہے کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، اس لئے گویا کہ آپ کو وحی کے ذریعہ یہ بات دو مرتبہ بتائی گئی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیوی ہوگی۔ اس لئے جب اللہ نے حضرت عائشہؓ کا نکاح کروایا تو کسی کو بھی اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

۴۔ ام رومانؓ حضورؐ کے گھر کا کام جی بھر کے کر سکے

جس وقت حضرت عائشہؓ کی شادی ہوئی اس وقت حضورؐ کے گھر میں صرف حضرت سودہ بنت زمعہؓ تھیں، جو بیوہ تھیں، اور ان کی عمر اس وقت ۵۵ سال تھی، کیونکہ حضورؐ کی عمر اس وقت ۵۵ سال تھی اور حضرت سودہ حضورؐ سے بڑی تھیں، اس لئے ان کی عمر ۵۵ سال سے کم نہیں رہی ہوگی حضرت سودہ بنت زمعہؓ ہم سب کی ماں ہیں اس لئے ان کا احترام ضروری ہے، لیکن یہ بات احترام کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ حضرت سودہ بھولی، اور سیدھی خاتون تھیں۔ حدیث میں ان کے بھولے پن کے کئی قصے مذکور ہیں۔ اور حضورؐ کو تبلیغ کے لئے باہر جانا پڑتا تھا، اس لئے گھر کا کام اس وقت اتنا اچھا نہیں چل رہا ہوگا جتنا خانہ نبوت میں چلنا چاہئے، حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ گھر کا کام دھیمّا چل رہا اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے جلدی سے اپنی بیچی کا نکاح کر دیا، تاکہ ان کی اہلیہ حضرت ام رومانؓ داماد کے گھر میں بے تکلفی کے ساتھ جاسکے، اور گھر کا پورا کام کر سکے گھر کا پورا کام حضرت عائشہؓ کی ماں کرے یہ بھی بڑی وجہ تھی اس جلدی شادی کی، صرف ازواجی زندگی پورا کرنا ہی نکاح کا مقصد نہیں ہوتا، بلکہ گھر کا کام کاج کرنا بھی نکاح کی وجہ ہوتی ہے، اور یہاں جلدی شادی کی ایک بڑی وجہ بھی یہی تھی۔ اعتراض کرنے والوں کو اس نکتے پر بھی غور کرنا چاہئے،

۵۔ عرب میں بچپن میں نکاح کر دینے کا رواج تھا

یہ تو جب سے کالج میں پڑھنے کا رواج ہوا، اور بے پناہ جہیز لینے کا رواج ہوا تب سے شادی کرنے میں تاخیر کرنے لگے ہیں، کیونکہ کالج اور یونیورسٹی کی پڑھائی میں ۲۲ سال کی عمر گزر جاتی ہے، پھر تلاش کرنے میں دو سال گزر جاتے ہیں، اس لئے ۲۴ سال کے بعد ہی شادی ہوتی ہے، اور یورپ میں تو تیس تیس سال کے بعد شادی کر پاتے ہیں، اور اس سے پہلے لڑکا اور لڑکی دونوں حرام کاریوں میں ڈوب چکے ہوتے ہیں۔ الامان والحفیظ۔

ورنہ عرب کے پرانے معاشرے کو دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ حضرات اپنے بچوں کی شادی بچپن میں کر دیا کرتے تھے، تاکہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں، اور ہوش سنبھالتے ہی میاں بیوی دونوں اپنا گھر بسانے کی فکر کریں

۶۔ ہمارے دیہات میں سات سال کی عمر میں شادی ہو جاتی تھی

ہمارے دیہات میں [جھارکھنڈ میں] عموماً ۱۰ سال کی عمر میں شادی ہوتی تھی، ۱۳ سال کی عمر میں رخصتی ہو جاتی تھی، میری بھانجی کا نکاح صرف چار سال کی عمر میں ہوا تھا، میرے بہنوئی نے بچی کو اپنی گود میں لیکر خود بہنوئی نے نکاح پڑھا تھا، کیونکہ بچی صرف چار سال کی تھی، میرے گاؤں میں بھی کئی واقعات ہوئے کہ صرف چار سال کی بچی کا نکاح ہوا اور نکاح اس کے باپ نے پڑھا، پھر دس سال کے بعد رخصتی [گونا] کی، اور پندرہ سال کی عمر میں وداعی دی ہمارے بچپن میں پورے علاقے میں ہندو اور مسلم کا یہ رواج تھا کہ سات سال میں شادی ہوتی، اور تین سال کے بعد تین مچھرا [یعنی تین سال میں] گونا ہوتا، یعنی رخصتی ہوتی، پھر چودہ سال کی عمر میں پہلی بیداگی ہوتی [یعنی دوسری رخصتی ہوتی]، پھر پندرہ سال کی عمر میں، دوسری بیداگی ہوتی، پھر سولہ سال کی عمر میں لڑکی سسرال میں بستی، یعنی دیر تک رہنے لگتی، یہ میرے علاقے کا رواج تھا اور میں اس کا شاہد ہوں، اس لئے بچپن میں شادی کوئی نئی بات نہیں ہے

۷۔ عرب میں بچیوں کی شادی بوڑھوں سے کر دینے کا رواج تھا

عرب میں یہ رواج تھا کہ جوان لڑکیوں کی شادی عمر دراز بوڑھوں سے کر دینے میں کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے، یہ تو ہمارے یہاں یہ عیب کی چیز ہے

چنانچہ حضرت عمرؓ کی عمر ساٹھ سال کی تھی اور انہوں حضرت فاطمہؓ کی بیٹی ام کلثومؓ سے شادی کی، اس وقت ان کی عمر ۷۱ سال کی تھی۔ اس کے لئے حدیث یہ ہے

3۔۔ سمعت نافعاً ... و وضعت جنازة ام كلثوم بنت علي امرأة عمر بن

الخطاب و ابن لها يقال له زيد وضعا جميعا و الامام يومئذ سعيد بن العاص

۔ (نسائی شریف، کتاب الجنائز، باب اجتماع جنازة الرجال والنساء، ص ۲۷۸، نمبر ۱۹۸۰)

ترجمہ۔ نافع سے سنا ہے کہ۔۔ ام کلثوم بنت علیؓ جو حضرت عمرؓ کی بیوی تھیں ان کا جنازہ، اور ان

کے بیٹے زید کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا، اور ان دونوں کی امامت سعید بن عاصؓ نے کی

اس قول صحابی میں ہے کہ ام کلثوم بنت علیؓ، حضرت عمرؓ کی بیوی تھیں اس وقت حضرت عمرؓ کی عمر

تقریباً ۵۸ سال تھی، اور ام کلثوم کی عمر ۱۶ سال تھی۔

اس لئے حضور کی عمر ۵۱ سال کی ہو اور حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال ہو اور ان کے باپ نے نکاح

کر دیا تو یہ تعجب کی بات نہیں ہے، عرب میں سینکڑوں ایسے نکاح ہوتے تھے کہ لڑکی عمر بہت کم

ہے، اور شوہر کی عمر زیادہ ہے۔ اور یہاں تو سردار جہاں سے نکاح کرنا تھا اس لئے حضرت ابو بکرؓ

نے ایک منٹ کی بھی تاخیر نہیں کی، اور عمر کو نہیں دیکھا

عرب میں آج بھی بوڑھے لوگ جوان لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں۔

۸۔ حضرت عائشہؓ کی رخصتی کرنے میں بھی

حضرت ابو بکرؓ کا جذبہ عشق تھا

حدیث کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ اتنی جلدی رخصتی کرنا نہیں چاہتے تھے، لیکن حضرت ابو بکرؓ اور ان کی بیوی ام رومان حضورؐ کے گھر کو اپنا گھر سمجھتے تھے، بلکہ اپنے گھر سے بھی زیادہ اہمیت دیتے تھے، اس لئے حضورؐ کے گھر میں کوئی کمی ہو اس کو برداشت نہیں کرتے تھے

حضرت ابو بکرؓ دیکھ رہے تھے کہ گھر میں ۶۰ سال کی حضرت سودہ ہیں جو بھولی بھالی ہیں، ان سے گھر کا پورا کام نہیں ہو رہا ہے، حضورؐ کے گھر میں حضرت فاطمہؓ بھی تھیں جن کی عمر اس وقت نو۔ دس سال ہی تھی، ان کی حفاظت، اور ان کا تعاون بھی ایک مسئلہ تھا، حضورؐ روزانہ تبلیغ میں جاتے تھے، اور لوگ آپؐ کے گھر پر مہمان بن کر آتے تھے، ان کے کھانے پینے کا انتظام، ان کی مہمان نوازی بھی ایک مسئلہ تھا

اس لئے حضرت ابو بکرؓ نے چاہا کہ میری بیٹی کی رخصتی ہو جائے گی تو کچھ کام حضرت عائشہؓ کر لے گی، کیونکہ نو سال کی بچی ذہین ہو تو کافی کام کر لیتی ہے، اور بڑی بات یہ ہوگی کہ ان کی ماں ام رومانؓ بے محابہ حضورؐ کے گھر میں جائے گی، اور گھر کا پورا کام سنبھال لے گی، اب اس سوچ کے آتے ہی حضرت ابو بکرؓ مچل پڑے، اور حضورؐ سے کہا کہ آپؐ رخصتی کیوں نہیں کرتے، تو حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس مہر دینے کی رقم نہیں ہے، تو حضرت ابو بکرؓ نے فوراً مہر کے لئے ساڑھے بارہ اقیہ، یعنی 500 درہم حضورؐ کو پیش کر دی، اور حضورؐ نے جیسے ہی اس کو لیا تو ام رومان نے کسی

کو خبر بھی نہیں دی، بلکہ خود حضرت عائشہؓ کی بھی نہیں بتایا اور بلا کر رخصتی کر دی
اس کے لئے اس حدیث کو دیکھیں

4۔۔ عن عائشةؓ انها سئلت متى بنى بك رسول الله ﷺ؟ قال ابو بكر

: يا رسول الله ﷺ ما ما يمنعك ان تبني بأهلك؟ فقال رسول الله ﷺ

[[الصداق]] فأعطاه ابو بكر اثنتى عشرة اوقية ونشأ فبعث بها رسول الله

ﷺ اليها وبنى بي رسول الله ﷺ فى بيتى هذا - (متدرک للحاکم، کتاب معرفۃ

الصحابۃ، باب ذکر الصحابیات من ازواج النبی ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر ۶۷۱۶)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کو پوچھا کہ حضورؐ نے آپؐ کی رخصتی کب کروائی۔۔۔ حضرت ابو بکرؓ نے

حضورؐ سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپؐ اپنی گھر والی کی رخصتی کیوں نہیں کر لیتے؟ تو حضورؐ

نے فرمایا کہ مہر دینے کی مجبوری ہے، تو حضرت ابو بکرؓ نے حضورؐ کو ساڑھے بارہ اوقیہ پیش کر دی،

اس رقم کو حضورؐ نے مجھے دی، اور حضورؐ نے میرے اسی گھر میں رخصتی کی۔

اس حدیث میں دیکھیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے کس طرح حضورؐ کو ساڑھے بارہ اوقیہ، پانچ سو

درہم چاندی حضورؐ کو صرف اس لئے دی کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کا فوری مہر ادا کریں، اور جلدی

سے رخصتی کر لیں۔

۹۔ حضرت ام رومانؓ رخصتی کروانے کے لئے چل پڑی تھیں

جب حضرت عائشہؓ کی والدہ محترمہ ام رومانؓ کو رخصتی پر حضور کی رضامندی کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے نہ تو حضرت عائشہؓ کو بتایا، اور نہ پڑوس کو خبر دی، حضرت عائشہؓ بھولے پر کھیل رہی تھیں، ان کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے، ان کو آواز دیکر بلایا، منہ دھلایا، کنگھی کی اور دو چار عورتیں مل کر حضورؐ کے گھر پہنچا دیا، حضرت ام رومان کو اتنی جلدی تھی کہ خود دلہن کو بھی نہ بتا سکی کہ تمہاری رخصتی ہو رہی ہے اس کے لئے یہ حدیث دیکھیں

5۔۔ عن عائشةؓ قالت تزوجنی النبی ﷺ وانا بنت ست سنین... فأتتني امي ام رومان واني لفی ارجوحة و معي صواحبی لی فصرخت بی فأتيتها لا ادری ماترید بی فأخذت بیدی حتی اوقفنی علی باب الدار ، و انی لانهج حتی سکن بعض نفسی ، ثم اخذت شیئا من ماء فمسحت به وجهی و رأسی ، ثم ادخلنی الدار فاذا نسوة من الانصار فی البیت فقلن علی الخیر و البركة و علی خیر طائر فاسلمتني الیهن فأصلحن من شأنی فلم یرعنی الا رسول الله ﷺ ضحی فأسلمتني الیه و أنا یومئذ بنت تسع سنین ۔ (بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشہؓ وقد ومها المدينة و بناء بها، ص ۶۵۵، نمبر ۳۸۹۴) ترجمہ: حضورؐ نے مجھ سے چھ سال کی عمر میں شادی کی ہے۔۔۔ میری ماں ام رومان آئیں، میں اس وقت جھولے میں کھیل رہی تھی، اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ تھیں، میری ماں نے

مجھے آواز دی، میں پاس آئی، مجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا کیا کام ہے، میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر بیٹھا دیا، میرا سانس پھول رہا تھا، تھوڑی دیر بعد کچھ سکون ہوا، تو کچھ پانی لیکر میرے چہرے، اور میرے سر کو پوچھا، پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں، وہاں گھر میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں، انہوں نے دعا دیتے ہوئے کہا کہ خیر اور برکت ہو، اور اچھا نصیب لیکر آئی ہو، میری ماں نے مجھے ان عورتوں کے حوالے کیا، انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا، پھر اچانک حضورؐ چاشت کے وقت تشریف لائے، اور مجھے ان کے حوالے کر دیا، اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔

اس حدیث میں دو باتیں دیکھنے کی ہیں

[۱]۔ ایک تو یہ ہے کہ حضرت ام رومانؓ کو کتنا شوق تھا کہ کسی کو خبر بھی نہیں دی اور رخصتی کر دی، اور جس طرح حضرت ابو بکرؓ کو رخصتی کرنے کی جلدی تھی، ٹھیک اسی طرح حضرت ام رومان جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں ان کو بھی رخصتی کرنے کی جلدی تھی، اور انہیں ماں باپ کی بیٹائی کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کی رخصتی صرف نو سال میں ہوئی ہے، اور جب ماں باپ کو ہی جلدی ہو تو دوسروں کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے

[۲]۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ خود حضرت عائشہؓ کو اس پر کبھی اعتراض نہیں ہوا بلکہ وہ اس پر فخر کرتی رہیں

۱۰۔ اس لئے بھی جلدی رخصتی کی کہ حضورؐ سے حدیثوں کا اسلوب سیکھ سکیں

جلدی رخصتی کرنے کی اصل وجہ تو وہی ہیں جنکو میں نے پہلے بیان کیا لیکن ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی زبان سیکھنی ہو تو اس کے پورے اسلوب کے ساتھ اور پورے لہجے کے ساتھ ۱۵ سال کے اندر کی عمر میں سیکھ سکتے ہیں اٹھارہ سال کے بعد اس زبان کا لہجہ سیکھنا مشکل ہوتا، حضرت عائشہؓ کی جلدی رخصتی اس لئے کی کہ حضور ﷺ کے پاس رہ کر وہ لہجہ سیکھ سکیں جو وحی کی کا لہجہ ہے، جو وحی کی زبان ہے، یہ چیز بعد میں نہیں ہوگی، اس لئے حضرت عائشہؓ کی شادی بھی جلدی کرائی، اور رخصتی بھی جلدی کر دی

۱۱۔ اس لئے بھی جلدی رخصتی کی کہ حضورؐ سے حدیثیں سیکھ سکیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ کوئی کتاب، یا کوئی چیز حفظ یاد کرنی ہو تو پندرہ سال عمر کے اندر اندر یاد ہوتی ہے، پندرہ سال کے بعد یاد نہیں ہوتی، اور کبھی یاد ہوگئی تو زمانہ تک یاد نہیں رہتی، حضرت عائشہؓ کے بارے میں ان کے والدین کا خیال یہ ہوا کہ ان کو جلدی سے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تاکہ یہ وحی کی زبان کا لہجہ بھی سیکھ لیں، اور حضور ﷺ سے حدیث سن کر یاد بھی کر لیں، یہ کام بعد میں اتنے اچھے انداز میں نہیں ہو سکتا تھا، اس لئے ان کو ۹ سال کی عمر میں رخصت کر دیا، اور اس کا ثمرہ یہ ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد [جنکے لئے حضور ﷺ نے حدیث یاد ہونے کی دعا کی تھی] سب سے زیادہ حدیثیں حضرت عائشہؓ کو یاد ہوئیں، اور وہ اتنا بڑا فقیہ بن کر امت کے سامنے آئیں کہ بڑے بڑے مسائل میں صحابہ کرام ان سے رجوع کرتے تھے

ان 11 مصلحتوں کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کی شادی بھی جلدی کی اور رخصتی بھی نوعمری میں کی

رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر

[۹] نو سال ہی تھی

احادیث، اور قرآن سے اس کا ثبوت

غیروں کے اعتراض سے بچنے کے لئے کچھ حضرات نے یہ تاثر دیا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال ہے، ممکن ہے کہ یہ بات صحیح ہو، لیکن احادیث، اور قرآن کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عمر شادی کے وقت چھ سال تھی، اور رخصتی کے وقت نو سال تھی، اور حضورؐ کے وصال کے وقت ۱۸ سال تھی

آپ ان احادیث کو دیکھیں کہ حضرت عائشہؓ حضورؐ کے یہاں اپنی گڑیوں سے کھیلتی تھیں، اور گڑیوں سے کھیلنا پندرہ سال کے اندر کی عمر میں ہوتا ہے، کیونکہ پندرہ سال کی عمر میں بچی کا ذوق بدل جاتا ہے وہ اب گڑیوں سے نہیں کھیلتی، بلکہ اپنے دیہات کے رواج کے مطابق گھر کے کام کاج میں رہتی ہے، کوئی پنکھا بناتی ہے، کوئی چٹائی بناتی ہے، گڑیا سے تو کھیلنے کا اب ذوق ہی نہیں رہتا، اس لئے حضرت عائشہؓ جب دسیوں حدیثوں میں کہہ رہی ہے کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیا کھیلتی تھی، تو یہ طے ہے کہ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال ہی رہی ہوگی، جیسا کہ دسیوں حدیثوں میں موجود ہے

گڑیوں سے کھینے کی کچھ حدیثیں یہ ہیں

گڑیوں سے کھینے کی پہلی حدیث

6۔۔ عن عائشة قالت قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك او خيبر و في سهوتها ستر فهبث الريح فكشفت ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب ، فقال ما هذا يا عائشة ؟ قالت بناتي ، و رأى بينهن فرسا له جناحان من رقا ع فقال ما هذا الذي أرى وسطهن ؟ قالت فرس ، قال : و ما هذا الذي عليه ؟ قلت جناحان قال : فرس له جناحان ؟ قالت : اما سمعت ان لسليمان خيلا لها اجنحة ؟ قالت فضحك رسول الله ﷺ حتى رأيت نواجمه - (ابوداود شريف ، کتاب الادب ، باب اللعب بالبنات ، ص ۶۹۵ ، نمبر ۴۹۳۲)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ غزوہ تبوک ، یا غزوہ خیبر سے تشریف لارہے تھے ، کہ ان کی پالکی میں ایک پردہ تھا ، ہوا چلی تو حضرت عائشہؓ کے جو گڑے تھے اس کا ایک کنارہ کھل گیا ، حضور ﷺ نے پوچھا : عائشہؓ یہ کیا ہے ، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ میری گڑیاں ہیں ! حضورؐ نے ان گڑیوں کے درمیان ایک ایسا گھوڑا دیکھا جس پر کپڑے کے دو پر بھی تھے ، تو حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ یہ درمیان میں کیا ہے ، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے ، تو حضورؐ نے پوچھا گھوڑے پر یہ پر کیا ہے [کیونکہ گھوڑے کو پر نہیں ہوتے] ، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا دو پر ہیں ، آپ نے تعجب سے فرمایا ، گھوڑے کو دو پر؟ تو میں نے کہا کہ آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر تھے ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے اس جواب

سے حضورؐ اتنے ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ غزوہ خیبر میں بھی اتنی چھوٹی تھیں کہ سفر میں بھی گڑیا ساتھ رکھتی تھیں

غزوہ خیبر محرم ۷ھ، مطابق مئی ۶۲۸ء میں ہوئی ہے، اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۴ سال کی بنتی ہے، بس یوں سمجھئے کہ یہ گڑیا رکھنے کی آخر عمر ہے، اس لئے یہ بات طے ہے کہ حضرت عائشہؓ کی شادی ۶ سال کی عمر میں ہوئی ہے، اور رخصتی ۹ سال کی عمر میں ہوئی ہے

گڑیوں سے کھیلنے کی دوسری حدیث دیکھیں

7۔۔۔ عن عائشة قالت كنت العب بالبنات فرما دخل علي رسول الله ﷺ وعندي الجوارى فاذا دخل خرجن و اذا خرج دخلن۔ (ابوداؤد شریف، کتاب الادب، باب اللعب بالبنات، ص ۶۹۵، نمبر ۴۹۳۱)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں گوڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ میرے پاس میری سہیلیاں [گڑیا کھیلنے کے لئے] ہوتیں، جب حضورؐ گھر میں تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں، اور جب حضور ﷺ چلے جاتے تو وہ لڑکیاں واپس آ جاتیں

اس حدیث میں بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ رخصتی کے بعد بھی حضورؐ کے گھر گڑیا سے کھیلا کرتی تھیں، اور ان کے ساتھ ان کی سہیلیاں بھی ہوتی تھیں، اور یہ بچپن میں ہی ہوتی ہے

ان احادیث میں صراحت کے ساتھ ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر نو [۹] سال تھی

پہلی حدیث

8۔۔ عن عائشة ان النبی ﷺ تزوجها و هی بنت سبع سنین و زفت الیه و
هی بنت تسع سنین و لعبها معها و مات عنها و هی بنت ثمان عشرة۔ (مسلم
شریف، کتاب النکاح، باب جواز تزویج الاب الکبر الصغیرۃ؛ ص ۵۹۷، نمبر ۳۲۲۱/۳۲۸۱)
ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ سات سال کی عمر میں حضورؐ سے نکاح ہوا ہے، اور نو سال کی
عمر میں رخصتی ہوئی ہے، اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی گڑیا ان کے ساتھ ہوا کرتی تھیں، اور
اٹھارہ سال کی عمر میں حضورؐ کا وصال ہوا ہے
اس حدیث میں دونوں باتیں ہیں

[۱] سات سال کی عمر میں نکاح، نو سال کی عمر میں رخصتی، اور اٹھارہ سال کی عمر میں حضورؐ کا وصال
[۲]، اور یہ بھی فرمایا کہ رخصتی کے وقت گڑیا ان کے ساتھ تھی
اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ بہت چھوٹی تھیں، یعنی نو سال کی عمر
تھی

دوسری حدیث

9۔۔ عن هشام عن ابيه قال توفيت خديجة قبل مخرج النبي ﷺ الى المدينة بثلاث سنين ، فلبث سنتين او قريبا من ذلك و نکح عائشة و هي بنت ست سنين ، ثم بنى بها و هي بنت تسع سنين - (بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشة و قدومها المدينة و بناءُ بها، ص ۶۵۵، نمبر ۳۸۹۶)

ترجمہ: حضرت هشام اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا، پھر دو سال یا اس کے قریب آپ ٹھہرے رہے، اور حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، پھر ان سے رخصتی کی تو ان کی عمر نو سال تھی اس حدیث میں بھی ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی، اور رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی

تیسری حدیث

اس حدیث میں ہے کہ ہجرت سے تین سال پہلے شادی ہوئی، اور ہجرت کے ۸ مہینے بعد رخصتی ہوئی ہے

10۔۔۔ حدثنا محمد بن عمر قال عائشة بنت ابی بکر... تزوجها رسول الله ﷺ في شوال سنة عشر من النبوة قبل الهجرة بثلاث سنين ، و عرس بها رسول الله ﷺ في شوال على رأس ثمانية أشهر من الهجرة و كانت يوم

ابنتی بھا بنت تسع سنین۔ (مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر الصحابیات من ازواج رسول اللہ ﷺ، جلد ۴، ص ۵، نمبر ۶۷۱۶)

ترجمہ: محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے نبوت کے دسویں سال میں شوال کے مہینے میں ہجرت سے تین سال پہلے حضرت عائشہؓ سے شادی کی، اور ہجرت سے آٹھ مہینے بعد شوال کے مہینے میں ان کی رخصتی ہوئی، اور اس وقت ان کی عمر نو سال تھی

چوتھی حدیث

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ ۴ نبوی میں پیدا ہوئی ہیں، اور چھ سال کی عمر میں شادی ہوئی ہے۔ اور ہجرت کے ۸ مہینے بعد رخصتی ہوئی ہے

11۔۔۔ عن حبیب مولی عروہ... و كانت عائشةؓ ولدت فی السنة الرابعة من النبوة و تزوجها رسول اللہ ﷺ فی السنة العاشرة فی شوال، و ہی یومئذ ابنة ست سنین و تزوجها بعد سودة بشهر۔ (مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر الصحابیات من ازواج رسول اللہ ﷺ، جلد ۴، ص ۵، نمبر ۶۷۱۶)

ترجمہ: حضرت عروہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حبیب سے روایت ہے۔۔۔ حضرت عائشہؓ نبوت کے چوتھے سال میں پیدا ہوئی ہیں، اور نبوت کے دسویں سال شوال میں ان کی شادی ہوئی، اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی، اور حضرت سودة بنت زمعہؓ کے نکاح کے ایک ماہ کے بعد ہی حضرت عائشہؓ کا نکاح ہوا

اور حضرت عائشہؓ کی وفات کے بارے میں ہے کہ سن ہجری ۵۸ میں ان کی وفات ہوئی
حدیث کا ٹکڑا یہ ہے

12۔۔۔ عن عروۃ عن عائشہؓ... و توفیت عائشہؓ سنة ثمان و خمسين في شهر
رمضان۔ (مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الصحابیات من ازواج رسول اللہ
ﷺ، جلد ۴، ص ۶، نمبر ۶۷۱۶)

ترجمہ: حضرت عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ۔۔۔ رمضان کے مہینے میں ۵۸ ہجری
میں حضرت عائشہؓ کی وفات ہوئی ہے۔

اس قول تابعی میں ہے کہ ۵۸ ہجری، مطابق جولائی ۶۷۸ء میں حضرت عائشہؓ کی وفات ہوئی
ہے

اس لئے اتنی صراحت کے ساتھ دسیوں حدیثیں ہوں، اور گڑبوں سے کھیلنے کی بھی دسیوں حدیثیں
ہوں تو کیسے کہا جاسکتا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال ہے، یہ عمر تو حضورؐ
کے وصال کے وقت کی بنتی ہے

حضورؐ نے حضرت عائشہؓ پر بے پناہ مہربانیاں کی ہیں

حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر میں تھیں اس لئے حضور ﷺ نے انکے بچنے کی بہت رعایت کی، اور زندگی بھر ایسا کوئی ناخوشگوار معاملہ نہیں ہونے دیا، جس سے یہ محسوس ہوتا ہو کہ حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی عمر میں کافی تفاوت ہے، حضور ﷺ نے ہمیشہ انکے بچنے کا خیال رکھا، اور ان کے ساتھ رواداری کا معاملہ فرمایا

ان احادیث میں دیکھیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمائش کی حضور ﷺ نے اس سے زیادہ ان کی رعایت کی،

مثلاً۔۔ حضرت عائشہؓ اہل حبشہ کے کھیل کود دیکھنے کے لئے حضورؐ کی اوٹ میں گھنٹوں کھڑی رہی تو حضورؐ بھی ان کو اوٹ دینے کے لئے گھنٹوں کھڑے رہے، پھر جب حضرت عائشہؓ ہی تھک کر ہٹ گئیں تب حضورؐ وہاں سے ہٹے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

13۔۔ عن عائشہؓ قالت رأيت النبي ﷺ يسترنى بردائه ، و انا انظر الى الحبشة يلعبون في المسجد حتى اكون أنا الذي أسأم ، فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على الهو ۔ (بخاری شریف، کتاب النکاح، باب نظر المرأة الى الحبش ونحوهم من غير ريبه، ص ۹۳۵، نمبر ۵۲۳۶)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ وہ اپنی چادر سے مجھے ڈھانک رہے ہیں، اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے، جب میں ہی تھک

کر بیٹھ گئی تو حضورؐ ہٹے، پس تم اندازہ کرو کہ کم عمر لڑکی کھیل کود کو دیکھنے کس قدر شوقین ہوتی ہے۔

اس حدیث میں دو باتیں ہیں

[۱] ایک تو یہ کہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کی کتنی رعایت کی کہ جب تک وہ تھک کر نہیں بیٹھیں، آپ

وہاں کھڑے رہے

حضرت عائشہؓ سہیلیوں کے ساتھ گڑیا کھیلتی تھی، حضورؐ نے اس کو بار بار دیکھا لیکن کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا، بلکہ ہر بار دیکھ کر مسکرا گئے

حضرت عائشہؓ گڑیا لیکر سفر میں جاتی رہیں، آپ نے کبھی منع نہیں کیا، بلکہ اس کی ہمت افزائی کی، اور مسکراتے رہے، اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ نے کبھی بھی کسی کام کے لئے حضرت عائشہؓ کو مجبور نہیں کیا، بلکہ، یہ تو صرف دین سیکھنے کے لئے اتنی جلدی رخصتی کی گئی تھی

[۲] اور دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اس وقت نئی عمر کی تھیں، ایسے کھیل دیکھنے کا دل چاہتا تھا، جس سے ثابت ہوا کہ رخصتی کے وقت ان کی عمر ۹ سال کی تھی۔

اس لئے لوگوں کا یہ اعتراض کہ حضور ﷺ نے اس بچی کے ساتھ شادی کیوں کی یہ اعتراض صحیح نہیں ہے

۱۶ عورتوں سے نکاح کرنے کی 5 مصلحتیں ہیں

یہ بات تو آپ کو پتہ ہے کہ صرف حضرت عائشہؓ کنواری تھیں، باقی تمام بیویاں بیوہ تھیں، نعوذ باللہ اگر آپ عیاش ہوتے تو پہلی دو شادیاں اپنے سے زیادہ عمر کی بیوہ سے کیوں کرتے، آپؐ تو پہلے ہی کنواری لڑکیوں سے نکاح کرتے، یہ بھی آپ کو چھپی حدیث سے پتہ ہے کہ حضرت عائشہؓ جو کنواری تھیں، وہ شادی بھی اللہ نے کروائی تھی، حضورؐ نے اپنی مرضی سے پیش کش نہیں کی تھی، اور اس جلدی کرنے پر حضرت ابوبکرؓ کی بیتابی تھی۔

[۱] پہلی مصلحت۔۔ ان بیواؤں کو کوئی سہارا مل جائے، یہ ساری بیوہ پریشان تھیں کہ کہاں شادی کریں اور کس کے گھر جائیں، آپؐ نے نکاح کر کے ان تمام کو زندگی بھر کا سہارا دیا

[۲] دوسری مصلحت۔۔ یہ بیوائیں مختلف خاندانوں کی ہیں، ان تمام خاندانوں سے آپؐ کی رشتہ داری ہوئی، یہ تمام خاندان کے لوگ آپؐ کے قریب آئے، کوئی سالہ بنا، کوئی سالی بنی، کوئی خسر بنے، اور کوئی ساس بنی، اور یہ سارا کنبہ آپؐ کے ساتھ مل گئے، بعد میں یہ لوگ دین اسلام کے ہمدرد بنے، خود بھی مسلمان ہوئے، اور ان کی کوششوں سے ان کے سارے خاندان والے مسلمان ہوئے، اس کی وجہ سے پورے عرب میں بہت جلد اسلام پھیل گیا

اس کے لئے آپؐ تاریخ اٹھا کر دیکھیں

[۳] تیسری مصلحت۔۔ ان جتنے خاندانوں سے آپ کی رشتہ داری ہوئی، ان سب کو دامادگی کی وجہ اللہ ان کو بلند درجات دیں گے۔، ان شاء اللہ

اس حدیث کو پھر پڑھیں

14۔۔۔ ولکن رسول اللہ قال... و ان الانساب يوم القيامة تنقطع غير نسبی و سببی و صہری۔ (مسند احمد، حدیث المسور بن مخرمۃ الزہری، جلد ۳۱، ص ۲۰۷، نمبر ۱۸۹۰۷)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے نسب کے ساتھ جن کا تعلق ہے، یا میری رشتہ جن کے ساتھ ہو، یا میرے ساتھ دامادگی کا رشتہ ہے، وہ کام آئیں گے

اس حدیث کے مطابق یہ تمام خاندان کل قیامت میں حضور کی دامادگی کی وجہ سے بخشے جائیں، حضور کو یہ بہت پسند تھا کہ یہ تمام لوگ کسی نہ کسی طرح بخشے جائیں، یا ان کا درجہ بلند ہو جائے اس لئے آپ نے ان تمام سے نکاح کر کے بخشش کا پروانہ دیا، یہ ہے ۱۶ عورتوں سے نکاح کی اصل وجہ، لوگ خواہ مخواہ اعتراض کرتے ہیں کہ اتنی عورتوں سے نکاح عیاشی کے لئے تھا، ان لوگوں کو حقیقت حال سے واقف ہونا چاہئے

[۴] چوتھی مصلحت۔۔ یہ عورتیں حضور کے گھر میں حدیث سنیں، اور گھر کے اندر کے مسائل کے بارے میں جو لوگوں سے مخفی ہوتے ہیں، وہ سنیں، اور ان کو یاد کریں، اور دین کی ان باتوں کو قیامت تک آنے والی امت کو پہنچائیں، یہ کام اتنا آسان نہیں تھا کہ ایک دو عورتیں یہ کام کر لیں،

اس لئے مختلف مصلحتوں کی بنیاد پر آپ نے اتنی شادیاں کیں ، ہرگز ہرگز یہ عیاشی کے لئے نہیں تھی ، بلکہ دین کو عام کرنے کی خاطر تھی

[۵] پانچویں مصلحت۔۔ ان عورتوں میں سے کسی نے کبھی اعتراض نہیں کیا کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے ، اور نہ انکے والدین یا خاندان والوں نے کبھی اعتراض نہیں کیا ہے ، بلکہ انہوں نے اس رشتہ داری پر فخر کا اظہار کیا ہے ، تو آج چودہ سو سال بعد کیوں کچھ لوگ وکیل بن کر اعتراض کرتے ہیں یہ پانچ بڑی بڑی مصلحتیں ہیں جن کی بنا پر آپ نے ۱۶ خاتون سے نکاح کیا ، اور ان کے ذریعہ سے اسلام کو عام کیا ، بلکہ یوں کہا جائے کہ ان بیواؤں کو بھرپور سہارا دیا۔

حضور ﷺ نے ۱۶ عورتوں سے شادی کی

مستدرک للحاکم کی حدیث میں ان بیویوں کا ذکر اس طرح ہے

15۔۔ قال ابو عبیدة فأول من تزوج ﷺ من نسائه في الجاهلية

[1]۔ خديجة

[2]۔ ثم تزوج بعد خديجة سودة بنت زمعة بمكة في الاسلام

[3]۔ ثم تزوج عائشة قبل الهجرة بسنتين

[4]۔ ثم تزوج بالمدينة بعد وقعة بدر سنة اثنتين من التاريخ ام سلمة

[5]۔ ثم تزوج حفصة بنت عمر ايضا سنة اثنتين من التاريخ فهؤلاء الخمسة

من قریش

[6]۔ ثم تزوج في سنة ثلاث من التاريخ زينب بنت جحش

[7]۔ ثم تزوج في سنة خمس من التاريخ جويرة بنت الحارث

[8]۔ ثم تزوج سنة ست من التاريخ أم حبيبة بنت ابي سفيان

[9]۔ ثم تزوج سنة سبع من التاريخ صفية بنت حيى

[10]۔ ثم تزوج ميمونة بنت الحارث

[11]۔ ثم تزوج فاطمة بنت شريح

[12]۔ ثم تزوج زينب بنت خزيمة

[13]۔ ثم تزوج هند بنت يزيد

[14]- ثم تزوج اسماء بنت النعمان

[15]- ثم تزوج قتيلة بنت قيس أخت الأشعث

[16]- ثم تزوج سناء بنت الصلت السلمية

(مستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، باب تسمية ازواج رسول الله ﷺ، ج ۴، ص ۶، نمبر

۶۷۱۳)

حضرت عائشہؓ کی زندگی ایک نظر میں

حضرت عائشہؓ کی پیدائش - ۵ نبوی، مطابق جولائی ۶۱۴ء

اس وقت حضورؐ کی عمر ۴۵ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی شادی ۱۱ نبوی، مطابق ۶۲۲ء ۶ سال کی عمر میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۵۱ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی رخصتی پہلی ہجری، مطابق ۱۷ اپریل ۶۲۳ء میں، ۹ سال کی عمر میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۵۴ سال تھی

حضورؐ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء میں

اس وقت حضورؐ کی عمر ۶۳ اسلامی سال تھی

اور حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی

حضرت عائشہؓ کی وفات ۷ رمضان ۵۸ھ مطابق ۱۳ جولائی ۶۷۸ء بروز منگل ہے

اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۶۶ سال تھی۔

والسلام

احقر ثمر الدین قاسمی، مانیسٹر، انگلینڈ

یکم مارچ / ۲۰۱۹ء

0044 7459131157